

آج کل کے حالات کے پیش نظر مسلمانوں کو اپنے مالک حقیقی کے حضور سچی "توبہ استغفار" کی سخت ضرورت ہے، اسی ضرورت کا احساس بیدار کرنے کیلئے یہ کتابچہ شائع کیا جا رہا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارا تعلق مضبوط ہو اور رحمتوں برکتوں کا نزول ہو۔ (ارمان)



توبہ

از مسلم:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر میاں حبیب الرحمن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(مہتمم جامعہ اشرف المدارس و خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی)

شیخ العرب عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد سائیں صاحب دامت برکاتہم العالیہ

فرزند چاشین

شیخ اشباح محمدی السبہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ

خلیفہ مجاز بیعت

محمد بن خورامی:

خاکے اختر و مظہر
تقریر و پیشکش: محمد ارغمان ارمان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ

فائزہ ضلع سرگودھا 0301/0335-6750208

ehyaussunnah@gmail.com

www.ehyaussunnah.blogspot.com

خانقاہ اشرفیہ اشرفیہ

نمبر

توبہ کرو قبل اس کے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ هَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الْكَرَمِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْنِ الْمَصِيْرُ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ بَشَّرَ الْمُرْسَلِينَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ، آمَنَّا بَعْدُ

آج کل اس دورِ فتن میں ہم لوگ رُوحانیت سے کٹ کر مادیات کی طرف دوڑ رہے ہیں جس کی بناء پر اعمالِ صالحہ سے غفلت اور گناہوں کی طرف رغبت بڑھتی جا رہی ہے، لاکھوں افراد ایسے ہیں کہ جو اپنے دعویٰ میں مسلمان ہیں لیکن گناہوں میں سر سے پاؤں تک ڈوبے ہوئے ہیں، فسق و فجور میں اس حد تک آگے جا چکے ہیں کہ گناہوں کے ترک کرنے اور توبہ و استغفار کا تصور بھی نہیں کرتے۔ اس کے بعد ان کے دل میں خیالات ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ اب ہماری توبہ ہی کیا قبول ہوگی؟ حالانکہ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ

(سورۃ الشوری: ۲۵)

”وہ ایسا مالک ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔“ اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ رحیم و کریم ہے، وہ ارحم الراحمین ہیں، اس کی رحمت سے کبھی نا اُمید نہ ہوں، برابر توبہ کا اہتمام کرتے رہیں، گناہ ہو جائے پھر فوراً توبہ کریں۔ مولانا شاہ وحسی اللہ صاحب یہ شعر پڑھا کرتے تھے

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں

گر پڑے، گر کر اٹھے، اٹھ کر چلے

”صغائر“ کی مغفرت تو اعمالِ صالحہ سے بھی ہو سکتی ہے، لیکن ”کبائر“ کی مغفرت مشروط ہے توبہ کے ساتھ۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ مغفرت کی خوشخبری سن کر گناہوں پر جرات کرنا اس خیال سے کہ ”مرنے سے قبل توبہ کر لیں گے“ بہت بڑی حماقت، نادانی، بے وقوفی ہے۔ کیونکہ آئندہ کا حال کسی کو معلوم نہیں کہ کب نزاع کا عالم طاری ہو جائے اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع کا شعر ہے

عالم ابھی ہے فرصتِ توبہ، نہ دیر کر

وہ بھی گرا جہیں، جو گرا پھر سنبھل گیا

حدیث مبارک میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

اَلْكَفْسُ مِنْ دَانَ نَفْسُهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ
هُوَ اَهَا وَتَمَتَّى عَلَى اللّٰهِ

(ترمذی: ۴۲/۲، ابواب صفۃ القیامۃ)

”عقل مند“ کی سندور بار رسالت سے اس شخص کو عطا ہو رہی ہے جس نے اپنے نفس کا حکم نہیں مانا اور مابعد الموت کے لیے عمل کیا اور ”بے وقوف“ وہ ہے جو اپنے نفس کو اس کی خوشیوں کے پیچھے لگا کر رکھے اور اللہ تعالیٰ سے لمبی لمبی امیدیں لگا کر رکھے۔ جتنے بھی گناہ ہوں سب توبہ کرنے سے معاف ہو سکتے ہیں۔

ترمذی شریف ابواب الدعوات میں حضرت انس سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا ابْنِ اٰدَمَ
اِنَّكَ مَادَعُوْنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَايِيْ يَا ابْنِ اٰدَمَ لَوْ بَلَغْتَ ذُنُوْبَكَ
عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَايِيْ يَا ابْنِ اٰدَمَ لَوْ اَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا
ثُمَّ لَقَيْتَنِيْ لَا تَشْرِكْ بِيْ شَيْئًا اَكْبَرْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً

(ترمذی: ۱۹۴/۲، باب الدعوات)

”میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے انسان! بیشک توجہ تک مجھ سے دُعا کرتا رہے گا اور مجھ سے امید لگائے رہے گا، میں تجھ کو بخشوں گا، تیرے گناہ جو بھی ہوں اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں، پھر بھی توجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں۔ اے انسان! اگر تو اتنے گناہ لے کر میرے پاس آئے جس سے ساری زمین بھر جائے، پھر مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناتا ہو، تو میں اتنی ہی بڑی مغفرت سے تجھ کو نوازاؤں گا جس سے زمین بھر جائے۔“

یہ حدیث مؤمن بندوں کے لیے اعلانِ عام ہے جو شہنشاہِ حقیقی کی طرف سے نشر کیا گیا ہے۔ انسانوں سے لغزشیں اور خطائیں ہو جاتی ہیں، احکام کی ادائیگی میں خامی رہ جاتی ہے، مواعیت اور پابندی میں فرق آ جاتا ہے، چھوٹے بڑے گناہ بندہ اپنی نادانی سے کر بیٹھتا ہے۔ اللہ پاک نے اپنے بندوں کی مغفرت کے لیے یہ نسخہ تجویز فرمایا ہے کہ عجز و انکساری کے ساتھ بارگاہِ خداوندی میں مضبوط امید رکھتے ہوئے مغفرت کا

سوال کرو، دل میں شرمندہ و پشیمان ہو، کہ ”ہائے مجھ ذلیل و حقیر سے مولائے کائنات خالق موجودات تبارک و تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی ہو گئی“ اور آئندہ کے لیے گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرے، اس پر اللہ جل شانہ مغفرت فرمادیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ لا اُبَائی یعنی بخشے میں مجھ پر کوئی بوجھ نہیں، مجھے کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں ہے، نہ بڑے گناہ بخشے میں کوئی مشکل نہیں، نہ چھوٹا گناہ معاف کرنے میں کوئی مانع ہے۔

”إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرِانِ كَاللَّحْمِ“

(قصيدة البردة للامام البوصري، البيت: ۱۵۵، دار البیامة دمشق)

[یعنی ”مغفرت کے لیے گناہ کبیرہ اور گناہ صغیرہ دونوں برابر ہیں۔“]

گناہوں کی کثرت کی دو مثالیں ارشاد فرماتے ہوئے مؤمنین کو مزید تسلی دی اور فرمایا کہ: اگر تیرے گناہ اس قدر ہوں کہ ان کو جسم بنایا جائے اور وہ زمین سے آسمان تک پہنچ جائیں اور ساری فضاء (آسمان و زمین کے درمیان) کو بھر دیں، تب بھی مغفرت مانگنے پر میں مغفرت کر دوں گا۔ اور اگر تیرے گناہ اس قدر ہوں کہ ساری زمین ان سے بھر جائے، تب بھی میں بخشے پر قادر ہوں اور سب کو بخشا ہوں، تیرے گناہ زمین کو بھر سکتے ہیں تو میری مغفرت بھی زمین کو بھر سکتی ہے۔ بلکہ اس کی مغفرت تو بے اعتناء ہے آسمان و زمین کی وسعت اور ظرفیت اس کے سامنے بچ در بچ ہے، البتہ کافر و مشرک کی بخشش نہ ہوگی، جیسا کہ حدیث شریف کے آخر میں بطور شرط کے فرمایا ہے: ”لَا تُشْرِكُ بِيْ هَيْئَةً“، اور قرآن شریف میں ارشاد ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

(سورة نساء: ۴۸)

”بے شک اللہ نہیں بخشے گا اس کو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے اور اس کے سوا دوسرے جتنے گناہ ہیں جس کے لیے وہ چاہے گا بخش دے گا۔“

”کافر و مشرک“ کی کبھی بھی مغفرت نہ ہوگی یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ ”مؤمن بندہ“ سے جتنے بھی گناہ ہو جائیں اللہ کی رحمت اور مغفرت سے کبھی نا اُمید نہ ہو، توبہ و استغفار میں لگا رہے اور مغفرت کی پختہ اُمید باندھے رہے۔ (ماخذ: استغفار کے ثمرات)

نہ گلوں سے مجھ کو مطلب نہ گلوں کے رنگ بُو سے  جو گرے ادھر زمیں پر مرے اُٹک کے ستارے
کسی اور سمت کو ہے مری زندگی کا دھارا تو چمک اُٹھا فلک پر مری بسندگی کا تارا